۸ رکعات یا انکارِ تراویح

مناظر اسلام محمد نعمان نوشہری حفظہ اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلسنت والجماعت کے نزدیک تراویح باقاعدہ ایک مستقل نماز ہے جو کہ رمضان المبارک میں بیس (20) رکعات کے ساتھ نمازِ عشاء کے بعد باجماعت ادا کی جاتی ہے کیونکہ نماز تراویح کی رکعات کے بیس (20) ہونے پر صحابہ کرام کا اجماع منعقد ہو چکا ہے۔ لیکن برصغیر میں انگریزوں کے دور میں جہاں دیگر مسائل کو تختہ مشق بنایا گیا اور بنانے والے غیر مقلدین تھے وہیں انہی لوگوں نے شیعیت کی پیروی کرتے ہوئے نماز تراویح کا بھی انکار کر دیا۔ مگر اس خوف سے کہ کہیں لوگ ہمیں شیعہ ہی نہ کہہ دیں ان لوگوں نے ایک نیا راستہ تجویز کیا کہ انکار بھی ہو جائے مگر در پردہ تاکہ شیعیت کی لیبل نہ لگ سکے۔ ان لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ رمضان المبارک میں تراویح کی نماز پڑھی تو جائے گی مگر تراویح خود کوئی مستقل نماز نہیں ہے بلکہ یہ اصل میں تہجد ہی کی نماز ہے جسے رمضان المبارک میں تراویح کہا جاتا ہے۔ ان لوگوں کے نزدیک تراویح اور تہجد ایک ہی نماز ہے جسے گیارہ مہینے تہجد کہا جاتا ہے اور بارہویں مہینے اسی نماز کا نام تراویح ہو جاتا ہے، گیارہ مہینے یہ مستحب رہتی ہے اور بارہویں مہینے سنت بن جاتی ہے، گیارہ مہینے یہ انفرادی طور پر پڑھی جائے گی اور بارہویں مہینے باجماعت ادا کی جائے گی، گیارہ مہینے رات کے آخری حصے میں پڑھی جائے گی اور بارہویں مہینے اسے نمازِ عشاء سے متصل ہی ادا کیا جائے گا وغیرہ۔ ہر ذی شعور آدمی سمجھ سکتا ہے کہ اگرچہ نماز تراویح کے پڑھنے کا اقرار کیا جا رہا ہے مگر درحقیقت یہ نماز تراویح کا انکار ہے کہ اس کے مستقل کوئی نماز ہونے کا انکار کیا جائے۔ نیز یہ بھی بتایا گیا کہ جب یہ تہجد ہی کی نماز ہے جسے رمضان المبارک میں تراویح کا نام دے دیا جاتا ہے تو اس کی صرف آٹھ رکعات پڑھی جائیں گیں کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آٹھ رکعات تہجد پڑھا کرتے تھے۔ چونکہ منکرین نے نام قرآن وحدیث کا لیا تھا اس لئے پہلے اہلسنت والجماعت نے ان سے بار بار یہ مطالبہ کیا اور اب بھی کر رہے ہیں کہ آخر قرآن پاک کی وہ کون سی آیت کریمہ ہے یا وہ کون سی صحیح صریح مرفوع حدیث ہے جس میں یہ لکھا ہے کہ تراویح اور تہجد ایک ہی نماز ہے اور جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ گیارہ مہینے اس کا نام تہجد اور بارہویں مہینے تراویح ہوگا، گیارہ مہینے یہ مستحب ہوگی

اور بارہویں مہینے میں سنت بن جائے گی، گیارہ مہینے یہ انفرادی طور پر پڑھی جائے گی اور بارہویں مہینے اسے باجماعت ادا کیا جائے گا اور گیارہ مہینے یہ رات کے آخری حصے میں پڑھی جائے گی اور بارہویں مہینے اسے نمازِ عشاء سے متصل ہی ادا کیا جائے گا مگر بار بار کے مطالبے کے بعد بھی آج کے دن تک وہ آیت کریمہ یا وہ حدیث شریف منظر عام پر نہ آسکی اور آ بھی کیسے سکتی ہے کیونکہ نا تو قرآن کریم میں ایسی کوئی آیت کریمہ ہے اور نا ہی ذخیرہ حدیث میں ایسی کوئی حدیث شریف ہے۔ پھر اہلسنت والجماعت منکرین تراویح سے ایک معقول سوال پوچھتے ہیں کہ اگر آپ کے نزدیک تراویح اور تہجد ایک ہی نماز ہے اور اس نظریے کی بنیاد پر آپ تہجد والی حدیث تراویح پر فٹ کر کے تراویح کی رکعات صرف آٹھ بتاتے ہیں تو پھر تو نمازِ تہجد کی صرف ایک نہیں بلکہ تمام احادیث نمازِ تراویح پر فٹ ہونگیں اور اس طرح بھی تراویح کی صرف آٹھ رکعات متعین نہیں ہوسکتیں کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ نمازِ تہجد کی صرف آٹھ ہی رکعات نہیں پڑھتے تھے بلکہ بخاری شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز سات (7)، بارہ (12) اور تیرہ (13) رکعات بھی نقل کی گئیں ہیں (صحیح بخاری/ ج:1 /ص:135، 153، 156) لہذا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رکعاتِ تہجد کی تعداد ہی متعین نہیں ہے تو صرف آٹھ رکعات پر حصر کیسا؟ اس بات کا بھی کوئی معقول جواب آج کے دن تک ان سے نہ بن پایا مگر اس کے باوجود اپنی ضد سے ہٹنے کیلئے وہ کبھی تیار نہیں ہوے۔ رفتہ رفتہ یہ فرقہ ترقی کرتا گیا اور انہوں نے ایک اور نعرہ مستانہ لگاتے ہوے اعلان کر دیا کہ صرف تراویح اور تہجد ہی ایک نماز نہیں بلکہ تراویح، تہجد اور نمازِ وتر یہ تینوں ایک ہی نماز ہے۔ لیجئے 8 رکعات کا قصہ بھی ختم ہوگیا۔ چنانچہ اس فرقے کے محقق العصر اور پیشوا جناب زبیر علی زئی صاحب لکھتے ہیں: تہجد، تراویح، قیام اللیل، قیام رمضان، اور وتر ایک ہی نماز کے مختلف نام ہیں۔ (تعداد رکعات قیام رمضان کا تحقیقی جائزہ/ص:16) گویا اگر ایک شخص رمضان المبارک کی راتوں میں اُٹھ کر صرف ایک ہی رکعت ادا کر لے تو غیر مقلدین کے نزدیک تراویح، تہجد اور نمازِ وتر تینوں نمازیں ادا ہو جائیں گیں کیونکہ ان لوگوں کے نزدیک نماز وتر صرف ایک ہی رکعت پڑھ لینا کافی وافی ہے۔ اس طرح امت مسلمہ کو اس خطرناک دور میں نماز جیسی عبادت سے کاٹ دینے کی ایک اور مہم پروان چڑھی جس کا قلعہ قمع کرنے کیلئے اہل حق اپنی زبان اور اپنا قلم حرکت میں لایا کرتے ہیں۔

(محترم سہیل احمد دیوبندی کے رسالے پر لکھی گئی تقریظ سے ایک اقتباس)